(ب)

الکٹرونک میڈیا اور بولی جانے والی اردو زبان کی روز افزوں مقبولیت

الکٹرونک میڈیا اور بولی جانے والی اردو زبان کے درمیان بڑا گہرا رشتہ ہے۔ یہاں ہم اسی چیز پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے کہ آخر الکٹرونک میڈیا کس طرح بولی جانے والی اردو زبان کی مقبولیت پر اثر انداز ہوتا ہے یا اس کی مقبولیت کا محرک بنتا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ہم اپنی بحث کو الکٹرونک میڈیا کے تین اہم شعبوں سنیما، ٹیلی ویژن اور ریڈیو ہی تک محدود رکھیں گے کیوں کہ یہی وہ ذرائع ابلاغ ہیں جو براہِ راست یا بلا واسطہ اردو کی مقبولیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سنیما ہم ہندوستانیوں کی تفریحِ طبع کا ایک اہم، سب سے مقبول اور بہترین ذریعہ ہے۔ جہاں عوام سنیما گھروں میں فلم سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہیں عوام الناس کے ایک بڑے طبقے کو یہ چیز ٹیلی ویژن پر بھی دستیاب ہے جب کہ خواص اسے کمپیوٹر پر اور Home Theatre وغیرہ پر دیکھتے ہیں۔ گویا سماج کے تقریباً ہر طبقے کو سنیما تک کسی نہ کسی صورت میں رسائی ہے جس کا لازمی اثر ان کی زندگیوں پر بھی پڑا ہے۔ اس کا ذکر پہلے قدرِ تفصیل سے آچکا کہ نغمہ ہمارے سنیما کا جزوِ لاینفک ہے اور بالعموم سنیما میں اور بالخصوص نغموں میں جس زبان کا طوطی بولتا ہے وہ اردو زبان ہی ہے۔ اس صورتِ حال کا اثر یہ ہو رہا ہے آج کا عام انسان کسی نہ کسی سطح پر اس زبان کا استعمال روزمرہ کی گفتگو میں بھی کرتا ہے خواہ اس کی صورت محبوبہ سے اظہارِ عشق، اور محبت ناموں میں اردو کے الفاظ کے استعمال تک ہی محدود کیوں نہ ہو۔

کسی زبان کے سیکھنے کے تین ممکن طریقے ہو سکتے ہیں۔ اول اس کو پڑھا جائے، دوم اس کو بولا جائے اور سوم اس کو سنا جائے۔ جہاں تک پڑھنے کا معاملہ ہے اس کا تعلق براہِ راست حرف شناسی سے ہے جو کہ ظاہر ہے ایک وقت طلب اور صبر آزما مرحلہ ہے جس سے گزرنا سب کے بس کا نہیں۔ اس کے علاوہ یہاں معاملہ سہولت کی دستیابی کا بھی ہے کہ اگر کوئی رسم الخط سیکھنا چاہے تو اس کو وہ سہولت دستیاب ہے کہ نہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ہمارے علم ہے کہ اردو ادب خصوصاً شاعری کا دیوناگری میں دستیاب ہونا بھی اردو رسم الخط سیکھنے کی راہ میں حائل ہے۔ جسے ذرائع ابلاغ کی بدولت اردو کا شوق ہوا اس نے دیوناگری یا انگریزی کے حوالے سے اس تشنہ لبی کی سیرابی کا وسیلہ ڈھونڈھ لیا۔ یعنی جو شوق سنیما، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی بدولت پیدا ہوا اس کی سیرابی کی راہ اس طور پر ہموار ہوئی۔

اس کے علاوہ ایک قابلِ غور بات یہ بھی ہے کہ چوں کہ مذکورہ شوق کے پیدا ہونے کا سبب خالصتاً صوتی ہے اسلئے اس کی سیرابی کے لئے اس بات کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی جاتی کہ اس زبان کو سیکھا جائے کیوں کہ رسم الخط کو سیکھے بغیر بھی یہ کام انجام پا سکتا ہے۔ اس لئے شوق سے ترقی کر کے جو ذوق پیدا ہوتا ہے اس کی تسکین کا سامان غزلوں کے وہ کیسٹ فراہم کر دیتے ہیں جو مختلف گلوکاروں کی آواز میں بازار میں دستیاب ہیں یا ان کا بدل ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے نشر کئے جانے والے غزلوں اور قوالیوں کے پروگرام بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سائبر کیفے کی بہتات اور وہاں سستی قیمت میں Surfing کی سہولت وجہ سے لوگ وہاں جا کر مختلف ویب سائٹوں سے اپنے پسند کی موسیقی Download کر کے اپنے MP3 Player یا کمپیوٹر پر بہ آسانی سن سکتے ہیں۔ تکنیک کی دستیابی اور ریڈیو کی از سرِ نو مقبولیت سے بھی موسیقی کے شوق کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

یہی شوق پروان چڑھ کرغزل کی پسندیدگی اور پھر لامحالہ اردو کی پسندیدگی کا سبب بنتا ہے۔غزل کے شوق کو پروان چڑھانے میں غزل پر مبنی ریڈیو پروگراموں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔اے آئی آر ایف ایم ریبو پرغزل کے پروگرام 'آداب' کا سلسلے سالہا سال سے جاری ہے۔اور اس پروگرام کے سننے والوں کا حلقہ روز بہ روز وسیع ہوتا جارہا ہے۔یہی سبب ہے کہ اتنے سال گزر جانے کے باوجود نہ تو اس پروگرام کا دن اور وقت تبدیل کیا گیا اور نہ ہی یہ پروگرام بند کیا گیا۔پوری آب و تاب کے ساتھ پروان چڑھتے غزل کے اس پروگرام کی ایک جھلک دیکھئے:

''اے آئی آر ایف ایم ریبو 102.6 میگا ہرٹز پر آپ سن رہے ہیں آداب کی غزلیں۔اور آپ کے ساتھ ہیں آپ کی دوست مہناز انور۔اپنے سرد کمرے میں تم اداس بیٹھے ہو،نیم وا دریچوں سے نم ہوائیں آتی ہیں،میرے جسم کو چھو کر آگ سی لگاتی ہیں۔تیرا نام لے کر مجھے زندگی گزارنی ہے اور ایسے میں آداب کی غزلیں ہم سب کو سنبھالتی ہیں۔اسی لئے ہم آپ سے کہتے ہیں کہ کوشش کر کے وقت نکال کے،نیند کو سنبھال کے سنتے رہئے آداب کی غزلیں۔
'' ۲۷

چاندنی سی ڈھلی سیاہ رات میں
ایک خوشبو سی ہے ہر بات میں
ہیں ستارے مرے قدموں کے تلے
ہاتھ ہے آج اُن کے ہاتھ میں
پاس آ کے بھی کیوں ہیں دوریاں
کوئی پیاسا ہے کیوں برسات میں
دل کی نادانیوں سے تنگ ہوں
بات سنتا نہیں جذبات میں
عشق اور زمانے کی بندشیں
دیکھئے کیا ہو اِن حالات میں ۲۸

مندرجہ بالا مثال نے ریڈیو پر نشر کئے جانے والے غزلوں کے ایک پروگرام کے مزاج کا پتہ دیا۔اس سے اس بات کا علم بھی ہوا کہ غزل کے پروگرام میں کس قسم کی زبان استعمال کی جارہی ہے۔لوگوں کو اپنی جانب مائل کرنے میں اردو شاعری خصوصاً غزلوں کا کردار بڑا اہم رہا ہے ۔ غزلوں کی عوام میں مقبولیت کی وجہ سے ہی کچھ عرصہ پہلے تک Sony Entertainment Television پرغزلوں کا ایک پروگرام 'آداب عرض ہے' پیش کیا جاتا تھا جسے مشہور غزل سرا پنکج اُدھاس پیش کیا کرتے تھے۔

اردو کے فروغ یا اس کی عوامی پسندیدگی میں مشاعروں نے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ چوں کہ فلموں اور مشاعروں کی بدولت عوام میں شاعری کا شوق پروان چڑھا ہے اس لئے یہ شوق نغمات اور غزلوں کے سننے تک محدود ہے۔ غزل کی پسندیدگی کا تو یہ عالم ہے کہ اردو اور غزل ہم معنی ہو گئے ہیں۔ میں خود اردو کی جانکاری کو غزل سے وابستہ کر کے دیکھے جانے کی تفہیم کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ غزلوں کے معنی اور مفاہیم تک رسائی کے لئے لوگوں میں اردو سیکھنے اور اردو بولنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے اردو سرٹیفکٹ کورس کی روز افزوں مقبولیت بھی اردو سیکھنے کے بڑھتے رجحان کا پتہ دیتی ہے ۔علاوہ ازیں مشاعروں کی بڑھتی کامیابی سے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ لوگ اچھی شاعری سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بولی جانے والی زبان کے طور پر اردو کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لئے یہاں ریڈیو کے ایک اور پروگرام کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ پروگرام نہ تو شاعری کا ہے اور نہ غزل کا۔ یہ پروگرام بنیادی طور پر سوال و جواب کا پروگرام ہے جس میں مختلف حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے میں الگ الگ قسم کے سوالوں کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ اس پروگرام کی قابل ذکر چیز اس کا مزاج اور اس کی زبان ہے۔ سوال خواہ کسی زبان میں پوچھا جائے مگر ان کے جواب دینے میں جس قسم کی زبان استعمال ہوتی ہے وہ بولی جانے والی اردو زبان کی مقبولیت کی غماز ہے۔ پروگرام سے سوال و جواب کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

> ''آپ کی رات کے ہم سفر لوگرو اس وقت آپ کے ساتھ ہیں ریڈیو سٹی پر۔ دوستوں اس وقت سلسلہ چل رہا ہے آپ کے ذاتی آپ کے پرسنل کچھ ایسے سوالوں کا، جن کا ذکر آپ کسی سے نہیں کر سکتے، جنھیں آپ کسی سے نہیں پوچھ سکتے۔ صرف اپنے لوگرو کے علاوہ۔ تو لیتے ہیں اپنا اگلا سوال۔
>
> ہمارے یہ Listener لکھتے ہیں کہ میں ۲۵ سال کا ہوں اور میں ایک لڑکی سے پیار کرتا ہوں پچھلے چار پانچ سال سے... ہمارے اس رشتے کے بارے میں دونوں families کو پتہ بھی ہے۔ پچھے دو سالوں سے ہم دونوں میں شاریرک سمبندھ بھی ہیں اور
>
> *We really enjoy those moments a lot.*
>
> مگر اب یہ ہوتا ہے کہ ہم دونوں کنٹرول نہیں کر پاتے *we used to control* ہیں۔ مجھے یہ پتہ ہے
>
> *I am sure I am going to marry her as we love each other.*
>
> *Now comes the problem. I have shifted my residence to a new place in Sept02.* اور میرے پڑوس میں ایک لڑکی رہتی ہے جو بہت زیادہ پیار کرتی ہے مجھ سے۔ میرے ساتھ سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی

ہے کہ ایک روز میرا اور اس کا شاریرک سمبندھ ہوگیا اور اس کے بعد وہ لڑکی کچھ زیادہ ہی کلوز ہو گئی ہے مجھ سے۔ I did ask her to forgive me and forget me but she said that she cannot do it now. She is ready to be the other woman.

لیکن میں اس کی زندگی برباد کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ میری بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھ سکتا ہوں لیکن اس کو نہیں سمجھا سکتا ہوں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں اپنی گرل فرینڈ سے شادی کروں تو یہ میں نہیں کر سکتا کیوں کہ یہ ایک Inter-religion marriage ہوگی۔ میری ایک بہن ہے جس کی شادی ہونی ہے تو کافی پریشانیاں ہوسکتی ہیں میری فیملی میں۔ I am in a big dilemma. What can I do love guru? میرے دوست یہ کہتے ہیں کہ میں اس دوسری لڑکی کے پیار میں ہوں پر یہ سچ نہیں ہے۔ مگر میں اسے منع بھی نہیں کرسکتا ہوں۔

I hope you can understand my problem . It is a little complicated.But I want a solution to it.

جواب: جناب کافی ٹیڑھی کھیر ہے آپ کی یہ پروبلم پر برا مت مانئے گا۔ You are the one to blame for the mess you are presently in. جب آپ نے اپنی گرل فرینڈ سے شادی کا وعدہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو سب کچھ دے ہی چکے ہیں تو اب واپس جا کر آپ اس اعتبار اور یقین کو ٹھیس پہنچائیں گے۔ ایک طرف تو آپ نے کہا کہ آپ اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ You are very sure اور دوسری طرف آپ سوچتے ہیں کہ اب یہ ممکن نہیں ہے کیوں کہ آپ کا اور ان کا مذہب الگ الگ ہے۔ ان سے محبت کرتے وقت شاید آپ کو اپنی بہن کی شادی کا خیال ہوگا پر اس وقت آپ اس قدر ڈوبے تھے عشق میں کہ خیال نہیں رہا۔ لیکن آج جب حالات ایسے ہیں کہ آپ کو فیصلہ کرنا ہے تو آپ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ان دوسری محترمہ اور آپ کے بیچ جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا، اگر آپ یہ مانتے ہیں تو اس رشتے کو ختم کردیں جلد ہی۔ مجھے یہ لگتا ہے کہ اس وقت جو یہ دوسری میڈم ہیں کچھ زیادہ ہی خمار ہیں محبت کے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس رشتے کو کبھی کوئی سویکار ہی نہیں کرسکتا۔ اور ایک بات اور کہ زبردستی کسی کو آپ کے ساتھ کوئی باندھ نہیں سکتا۔ تو یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے اور وہ میرے خیال سے یہی ہونا چاہئے کہ اپنی گرل فرینڈ سے وعدہ کریں دل سے سچے دل سے کہ شادی آپ ان سے ہی کریں گے، چاہے کچھ وقت کے بعد، تب جب آپ کی بہن کی شادی ہو جائے گی۔ اور یہ دوسری محترمہ جلد ہی آپ کی زندگی سے دور ہو جائیں گی۔ مجھے امید ہے کہ اس

فیصلے پر ایک دن آپ کو بھی فخر ہوگا۔اور محبت کو بھی۔" ۲۹

مندرجہ بالا مثال پروگرام کے مزاج کے ساتھ پروگرام میں استعمال ہونے والی زبان کا پتہ بھی دیتی ہے۔ریڈیو سٹی 91 FM پر سوموار سے جمعرات تک شب کے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک پیش کیا جانے والا لَو گورو نامی یہ پروگرام کچھ اس طور پر اختتام پزیر ہوتا ہے۔

"محبت کی کشمکش کا علاج لَو گورو

آج رات کا لَو بائٹ لَو گورو سے

Don't make your passion a prisoner of night only کبھی کبھی ایسا بھی کریں۔یاد کیجئے وہ لمحے جب آپ اپنی ہنی مون پر گئے تھے اور صبح کے وقت بھی آپ اپنے جذبات پر قابو نہیں کر پاتے تھے۔تو اگر وہ لمحے پھر سے ایک بار زندگی میں واپس آجائیں تو پھر کیا بات ہے۔تو آج نہیں تو کل یا پھر اکثر یا پھر ایک ہفتے میں دو بار جب کبھی بھی قریب آئیں تو صبح کے وقت قریب آیئے۔ان لمحوں کو پھر سے جگایئے۔ان لمحوں کو صبح کی تازگی میں محسوس کیجئے۔پیار کا لطف الگ ہی محسوس ہوگا۔" ۳۰

پروگرام ختم کرتے وقت ہر شب پروگرام میں ایسے نسخے بتائے جاتے ہیں جن سے محبت کرنے والوں کو فائدہ ہو۔اسے Love byte کہا جاتا ہے۔اس دو تفصیلی مثالوں کا منشا یہ کبھی نہیں ہے کہ وہ چیز یہاں زیرِ بحث آئے جو مذکورہ پروگرام کا جزوِ لاینفک ہے۔بلکہ اس سے اس جانب اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جو اردو بولی جاتی ہے وہ اتنی مقبول ہو رہی ہے کہ ہر قسم کے پروگراموں میں اس کی شمولیت ہو رہی ہے۔اردو صرف ادب اور شاعری سے متعلق پروگراموں کی ہی زبان نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔اور امکان ہے کہ اس وسعت میں مزید نئے نئے موضوعات شامل ہوں۔

اب ٹیلی ویژن خاص طور پر خبروں کی طرف رخ کرنا بے محل نہ ہوگا۔خبروں کی بات اس لئے کہ ابھی حال ہی میں ٹی وی کی دنیا سے وابستہ لوگوں کو یہ عرفان ہوا کہ خبریں بھی بک سکتی ہیں۔اس لئے ۲۰۰۳ء میں خبروں کے کئی چینل کھلے اور انھوں نے اپنی جگہ بنائی۔آئندہ سالوں میں امکان ہے کہ مزید کئی چینل کھلیں گے۔خبروں کے حوالے سے یہ چیز بھی بڑی واضح ہو کر سامنے آئی کہ خبروں کو عوام کی زبان ہی میں عوام تک پہنچانے سے خبروں کے چینلوں اور نتیجتاً ان کے مالکان کا بھلا ہوگا۔اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا کہ عوامی زبان اب وہ زبان ہے جو ہندوستانی نہیں بلکہ ایسی زبان ہے جس میں دانستہ اردو حاوی ہوتی جارہی ہے۔اسی لئے خبروں کے ہندی چینلوں پر استعمال ہونے والی زبان میں بھی اردو الفاظ کا استعمال کثرت سے کیا جانے لگا ہے اور اس بات کی کوشش بھی کی جانے لگی ہے کہ استعمال کئے جانیوالے الفاظ کا تلفظ تو درست ہو ہی ساتھ میں تحریر میں بھی نقطے کا استعمال سوچ سمجھ کر کیا جائے۔یہ صورتِ حال اردو کے لئے خوش آئند ہے۔

مذکورہ صورتِ حال کا نتیجہ یہ ہے کہ خواہ اردو رسم الخط سے واقفیت نہ ہو اور اس کو سیکھنے کا شوق اور وسائل دستیاب نہ بھی ہوں تو بھی فلمیں دیکھ دیکھ کر اور شب و روز نغمات سن سن کر اردو کی کشش عوام کو متوجہ کر رہی ہے اور اردو الفاظ عوام کے ذاتی لغت کا حصہ بن جاتے ہیں جسے وہ اپنی بول چال میں استعمال کرتے ہیں۔اس لئے ایسے لوگوں سے سابقہ پڑنا اچنبھے کی بات نہیں جو اپنی بول چال میں دھڑلے سے اردو کا استعمال کرتے ہیں۔مزید برآں یہ کہ اگر وہ جان لیں کہ وہ جس سے مخاطب ہیں وہ اردو کا واقف کار ہے تو وہ گفتگو میں اردو الفاظ کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔اس کے علاوہ اپنی حال میں سنی ہوئی کسی غزل کے مشکل الفاظ کے بارے میں استفسار بھی کرتے ہیں۔اس سے بولی جانے والی اردو رفتہ رفتہ معاشرے کے پڑھے لکھے طبقے میں مقبول ہو رہی ہے اور اسے قبول عام حاصل ہو رہا ہے۔

حواشی

۱۔ The SARGAM of Jaya Prada's life(STOI-DT)P-1,dt-15.02.04 & Rashtriye Sahara Hindi daily,P-16,dt-11.02.2004.

۲۔ مضمون 'ایک ڈائرکٹر ہے' دہلی ٹائمس، ۱۶ جنوری ۲۰۰۴، صفحہ ۶۔

۳۔ ہاؤس فُل، للت جوشی، اتیہاس بودھ پرکاشن الہ آباد، ۲۰۰۲، ص ۴۹۔

۴۔ فلم: تم بن، فلمساز۔ ہدایت کار۔ انو بھوسنہا، ۲۰۰۱ء Mega VCD

۵۔ فلم: تم بن، فلمساز۔ ہدایت کار۔ انو بھوسنہا، ۲۰۰۱ء Mega VCD

۶۔ فلم: راز، شاعر: سمیر، ۲۰۰۲ء۔

۷۔ فلم: جسم، شاعر۔ سعید قادری، ۲۰۰۳ء T Series VCD(Ist VCD)

۸- New MP3 Songs Priety Lady Mix Audio CD

۹۔ Sadaf Digital VCD

۱۰۔ فلم: خاکی، نغمہ نگار: سمیر ۲۰۰۴ء Bombino VCD

۱۱۔ فلم: پاپ، ہدایت کار: پوجا بھٹ، ۲۰۰۴ء Eagle VCD

۱۲۔ New MP3 Songs Priety Lady Mix Audio CD

۱۳۔ فلم۔ تم بن، انو بھوسنہا، ۲۰۰۱ء Mega VCD

۱۴۔ فلم: چاندنی بار، مکالمہ نویس: موہن آزاد اور مسعود مرزا، ۲۰۰۱ء BIT Digital Video CD

۱۵۔ فلم: دیوداس، مکالمہ نویس: پرکاش کپاڈیہ، ۲۰۰۲ء Eros Multimedia(IIIrd VCD)

۱۶۔ فلم: دیوداس، مکالمہ نویس: پرکاش کپاڈیہ، ۲۰۰۲ء Eros Multimedia(IIIrd VCD)

۱۷۔ فلم: ساتھیا، مکالمہ نویس: گلزار، ۲۰۰۲ء۔

۱۸۔ دیوان غالب، صفحہ ۲۷، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۹۳ء

۱۹۔ فلم: جسم، مکالمہ نویس: مہیش بھٹ، سن ۲۰۰۳ء، T-Series VCD(Ist VCD)

۲۰۔ فلم: جسم، مکالمہ نویس: مہیش بھٹ، سن ۲۰۰۳ء، T-Series VCD(Ist VCD)

۲۱۔ HT-HT City(Title-Salim-Javed script a new story again by Komal Nahta)، P-6، 05.10.2003۔

۲۲۔ فلم: باغباں، مکالمہ نویس: جاوید اختر، Sheemaroo VCD(IIIrd VCD)

۲۳۔ فلم: باغباں، مکالمہ نویس: جاوید اختر، Sheemaroo VCD(IIIrd VCD)

۲۴۔ سنیمائی بھاشا اور ہندی سنوادوں کا وسلیشن، ڈاکٹر کشور واسوانی، ہندی بک سنٹر، نئی دہلی، ۱۹۹۸، ص ۔ ۱۹۷

۲۵۔ راشٹریہ سہارا، اردو روزنامہ، دہلی (رپورٹ بعنوان اردو کتاب میلہ میں شائقین کا اژدہام)، صفحہ ۲، ۱۵ جنوری ۲۰۰۴ء۔

۲۶۔ The Times of India(Delhi Times)tvguide.indiatimesp.com-4,16-22.01.2004

۲۷۔ پروگرام کا نام: آداب، AIR FM Rainbow 102.6 MHZ، ۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء، گیارہ بجے شب۔

۲۸۔ شاعر: جاوید اختر، گلوکارہ: الکایاگنک، البم (Universal): شاعرانہ، موسیقار: راجو سنگھ۔

۲۹۔ ریڈیو سٹی 91FM (پروگرام لَو گورو)، ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء، ساڑھے گیارہ بجے شب۔

۳۰۔ ریڈیو سٹی 91FM (پروگرام لَو گورو)، ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء، ساڑھے گیارہ بجے شب۔

حاصلِ مطالعہ

مواصلاتی انقلاب نے زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح ذرائع ابلاغ پر بھی اثر ڈالا جس کے نتیجے میں دنیا کی وہ شکل سامنے آئی جسے عالمی گاؤں کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ یہ ایک روز میں نہیں ہوگیا۔ یہ عرصہء دراز تک کی جانے والی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ ٹیلی گراف، ٹیلی فون، کیمرہ، سنیما، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ ..... یہ محض چند الفاظ یا نام نہیں ہیں۔ ان کے پس پردہ صدیوں کی تاریخ ہے۔ یہ سائنسی ایجادات اور تکنیکی ترقیات کی وہ سیڑھیاں ہیں جن پر پیر رکھ کر انسان نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں اور انسانی تاریخ ترقی پزیری کے دَور سے نکل کر ترقی یافتگی کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔

الکٹرونک میڈیا انسانی ترقیات کی تاریخ کا راہبر تو ہے ہی چشم دید گواہ بھی ہے۔ آج تمام برقیاتی میڈیا تک انسانی کی بیک وقت رسائی ہے۔ انسان ان سے استفادہ کر کے باخبر بھی ہوتا ہے اور محظوظ بھی۔ برقی ذرائع ابلاغ پُرکشش بھی زیادہ ہیں۔ یہ محض اس لئے نہیں کہ ریڈیو سے آتی آوازیں سن کر اور ٹیلی ویژن پر گوناگوں قسم کے پروگرام دیکھ کر انسان پھولا نہیں سماتا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ مطبوعہ ذرائع ابلاغ کے مقابلے ان کی رسائی زیادہ ہے۔ یہ خواندہ اور نیم خواندہ طبقات کے ساتھ غیر خواندہ عوام کی دست رس میں بھی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ان ذرائع ابلاغ پر ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کیوں کہ ان میں لوگوں کو باخبر رکھنے اور باشعور بنانے کے علاوہ گمراہ کرنے کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے۔ اور یہیں باخبر کرنے اور گمراہ کرنے کے درمیان ایک توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، محظوظ کرنے اور ہوش و ہواس سے بے گانہ کر دینے کے بیچ ایک امتیاز پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام سماج کا وہ باشعور طبقہ کرسکتا ہے جسے ان کے درمیان فرق کرنے کی تمیز ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت۔

ذرائع ابلاغ صرف ایک میڈیم ہیں جن کے بجا طور پر استعمال کی ذمہ داری سماج کے باشعور طبقے پر ہوتی ہے۔ یہ طبقہ وہ طبقہ ہے جو خواندہ ہونے کے ساتھ اپنے مرتبے کی اہمیت سے بھی واقف ہے۔

ذرائع ابلاغ کے وجود کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بجا طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ باخبر کرتے ہیں، علم رسانی کے متحمل ہیں اور تفریح کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کاموں کے لئے برقی ذرائع ابلاغ جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ عوامی ہوتی ہے اور جو اسلوب اپناتے ہیں وہ سادہ ہوتا ہے۔ اردو عرصہء دراز سے رابطے کی زبان کا کام کرتی آئی ہے اس لئے کسی دوسری زبان کی جگہ اس کو وسیلہ بنانے سے عوام تک پیغام کی رسائی زیادہ بہتر طریقے پر ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے سنیما نے بول چال کی اس زبان کو ترسیل کے لئے اختیار کیا۔ سنیما کی آمد سے قبل پارسی تھیٹر بھارتی عوام میں بہت مقبول تھے جس کی زبان اردو تھی۔ سنیما کی آمد سے تھیٹر کا مستقبل سرمایہ داروں کو غیر یقینی نظر آنے لگا۔ تھیٹر سے وابستہ فن کار بھی اس خاموش طوفان کے وجود سے بے خبر نہیں تھے۔ اسی لئے انھوں نے رفتہ رفتہ اسٹیج کو خیرباد کہا اور سنیما کی جانب متوجہ ہو گئے۔ سنیما نے انھیں تھیٹر سے زیادہ شہرت اور سرمایہ دیا۔ بدلے میں انھوں نے سنیما کو وہ زبان دی جو عوام کی پسندیدہ زبان تھی جسے عرفِ عام

میں ہندوستانی کے نام سے جانا جاتا تھا۔فن کاروں کے ساتھ ادیب بھی آئے شاعر بھی آئے اور اس توسیع پزیر صنعت کے جسم و جان بن گئے جسے سنیما کہا جاتا تھا۔ابتدا میں تنظیم کی کمی اور میڈیم کے نئے پن کی وجہ سے ادیبوں،فن کاروں اور شاعروں نے اس کی تفہیم میں تھوڑا وقت لیا۔اس کے بعد وہ اس زبان کی ترویج کے لئے بیدار ہوئے جوان کی پسندیدہ زبان تو تھی ہی اب پیشے کی زبان بھی بن گئی تھی۔سنیما کی ابتداء کے ساتھ ہی آغا حشر کاشمیری اور دیگر ادیبوں اور شاعروں کے سنیما سے وابستہ ہو جانے سے سنیما کے زبان اور بیان کو ایک خاص سمت عطا ہوئی جس کے تعین کی باگ ڈور لازمی طور پر ان لوگوں کے ہاتھ آئی جو ابتداء میں اس سے وابستہ ہو گئے تھے۔یوں فلم کا نام رکھے جانے سے لے کر منظر نامہ نویسی،کردار نگاری،مکالمہ نویسی اور نغمہ نگاری ہر شعبے میں اردو کے جانکاروں کو کام کرنے کا موقع ملا۔اردو رابطے کی زبان تھی ہی۔اس طور پر ایک ایسی روایت کی بنا پڑی جس میں فلم سازی کے کاروبار کو ہمیشہ اردو کے خام مال کی ضرورت پڑتی۔پھر رفتہ رفتہ ادیبوں اور شاعروں کے جوق در جوق سنیما کا رخ کرنے سے اس روایت کی پاسداری کے اسباب مہیا ہو گئے۔یہی سبب ہے کہ فلموں کے عہدِ زریں کے خاتمے کے باوجود فلم سازی میں اردو کے استعمال میں فرق تو پڑا مگر اردو سے استفادہ کیا جاتا رہا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۰ء تک بننے والی منتخب فلموں کا مطالعہ اس کا پتہ دیتا ہے کہ کم از کم تین سطحوں پر آج بھی اردو کا طوطی بولتا ہے۔فلموں کا نام رکھے جانے میں اردو الفاظ کو فوقیت دی جاتی ہے،نغمہ نگاری میں ہر سو اردو کا بول بالا ہے اور مکالمہ نویسی میں بھی اردو نے مضبوطی سے قدم جمائے ہوئے ہیں۔

فلم کے بعد اگر ریڈیو کی سطح پر اردو کے وجود کی تلاش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ریڈیو اعلانات میں خواہ اردو الفاظ کا استعمال کم ہو مگر طرزِ ادا میں اردو بیانیہ کی خوبیاں ملتی ہیں۔سرکاری ریڈیو اسٹیشنوں پر بعض پابندیوں کی وجہ سے اور ہندی کے سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے اعلانات کی زبان پر اردو کے حاوی ہونے میں دشواریاں ہیں مگر نجی ریڈیو چینلوں سے بولی جانے والی زبان میں ریڈیو جو کی (Radio Jockey) اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ اردو الفاظ کا استعمال کریں۔اس کے ساتھ ہی وہ تلفظ پر بھی توجہ دیتے ہیں اور ان کا اندازِ بیان سرکاری ریڈیو سے مختلف ہوتا ہے۔ان کے اندازِ بیان کا یہ امتیاز اردو کا مرہونِ منت ہے۔پہلے ریڈیو اشتہارات میں اردو الفاظ خال خال نظر آتے تھے مگر اب باقاعدگی سے ایسے اشتہارات (زیادہ تر نجی ریڈیو چینلوں پر) سننے کو مل رہے ہیں جن کی زبان بھی خالص اردو ہوتی ہے اور اندازِ بیان بھی اردو پیرایہء اظہار سے مماثلت رکھتا ہے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ ایسے اشتہارات کی تعداد فی الوقت بہت زیادہ نہیں ہے اور انھیں انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ ریڈیو خبرنامے بھی اب پہلے جیسے نہیں ہوتے۔پامال الفاظ اور مستعمل اردو کے علاوہ ہندی خبرناموں میں اردو کے مشکل الفاظ بھی بڑی باقاعدگی کے ساتھ جڑے جانے لگے ہیں۔ان سب کے علاوہ حالیہ سالوں میں ایف ایم ریڈیو اسٹیشنوں کے کھل جانے سے اردو ادب خصوصاً شاعری سے متعلق پروگرام باقاعدگی سے نشر ہونے لگے ہیں۔اس قسم کے پروگرام پہلے یا تو اردو سروس،اردو مجلس یا اردو نشریات کے لئے مخصوص اوقات میں ہی سننے کو ملتے تھے۔ایف ایم ریڈیو کی مقبولیت نے اردو کی مقبولیت کی راہیں بھی آسان کر دی ہیں۔اس لئے کہ ریڈیو کی توسیع کی وجہ سے اس میں روزگار کے مواقع زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔آواز جس کا تعلق سماعت سے ہے اگر لائقِ نشر نہ ہو،بولنے والا تلفظ کا خیال نہ رکھے اور سامعین کے وسیع ہوتے دائرے کو اپنے گرد سمیٹنے کے لئے نرم کلامی اختیار نہ

کرے تو ریڈیو کے پیشے میں نہیں چل سکتا۔ اردو دانی سے یہ تمام مسئلے حل ہوتے ہیں اس لئے دیگر علوم اور زبانوں کے ساتھ اردو جاننے سے اب روزگار کے مواقع زیادہ ملتے ہیں۔ اسی لئے بولی جانے والی اردو کی مقبولیت میں تیزی سے اضافے کے ساتھ اردو سیکھنے کا رجحان بھی جڑ پکڑنے لگا ہے۔

ٹی وی کے پروگراموں کا ریکارڈ تیار کر کے مطالعہ کرنے کی سہولت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ٹی وی سیریلوں کو مطالعہ کے دائرے سے باہر رکھا گیا۔ ٹی وی کے اشتہارت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اب ان میں زبان کا (خواہ وہ کوئی زبان ہو) رول رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ تمام چیزیں تصاویر کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں۔ سنہ ۲۰۰۰ء میں آج تک کے خبروں کے چینل کے طور پر آ جانے اور خبروں کی زبان میں عام طور پر اردو کے استعمال سے ٹی وی کے خبر ناموں میں اردو کی تلاش کی اب ضرورت نہیں پڑتی۔ ہندی خبروں کا کوئی چینل کھولنے سے اس بات کا پتہ چل جاتا ہے۔ بلکہ آج تک کی کامیابی کے بعد دوسرے چینلوں میں اردو کے استعمال کی ہوڑ سی لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اردو کے کئی الفاظ خبری زبان میں غلط طریقے پر رائج ہو گئے ہیں۔ ٹی وی کی خبروں میں خمیازہ کو کھامیاجہ، خلاصہ کو کھلاسہ پڑھتے ہوئے اور خاص طور پر خلاصے کا بے تکا استعمال کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ فلموں کی طرح ٹی وی سیریلوں کے نام میں بھی اب اکثر اردو الفاظ دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔

ای ٹی وی اردو کی آمد سے مزید اردو چینلوں کے کھلنے کی امید اب معدوم ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ای ٹی وی اردو اپنی خبروں میں جو زبان استعمال کرتا ہے اس پر حیدرآبادی اثر واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ حیدرآبادی اردو بہر حال معیاری اور مروجہ اردو کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ ای ٹی وی اردو کے سیریل بھی بس عام سے ہی ہیں۔ ان سب کے علاوہ اس چینل کے سگنل کبھی دستیاب ہوتے ہیں کبھی نہیں ہوتے۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ واحد اردو چینل خاطر خواہ ترقی سے ہم کنار نہیں ہو سکا ہے۔ دوردرشن کا قومی اور علاقائی چینل اردو میں خبریں نشر کرتے ہیں مگر ان کا معیار انھیں چینلوں کی دوسرے زبانوں کے خبری اور بصری معیار کے ہم پلہ نہیں ہوتا۔ نجی چینلوں میں صرف JAIN TV پر ہی اردو میں خبریں نشر ہوتی ہیں۔ SAHARA TV پر بعض وجوہات کی بنا پر دو سال پہلے اردو خبروں کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا تھا جو آج تک بحال نہیں ہو سکا ہے۔

برقی ذرائع ابلاغ کثرت سے اردو سے استفادہ کرتے آئے ہیں۔ یہ روایت پروان چڑھنے لگی ہے۔ فلموں میں اردو کا استعمال تو عرصے سے ہو ہی رہا ہے، ٹی وی اور بعد ازاں ریڈیو نے بھی اپنے پروگراموں کے عوامی اور دل نشیں کردار کو برقرار رکھنے اور ناظرین تک زیادہ سے زیادہ رسائی حاصل کرنے کے لئے جا بجا اردو کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

الکٹرونک میڈیا سے اردو کی روز افزوں قربت کی وجہ سے برقی ذرائع ابلاغ کو عوام تک زیادہ سے زیادہ رسائی کا وسیلہ مل گیا ہے وہیں اردو کی مقبولیت عام تعصب اور سرکاری عدم تعاون کے باوجود بڑھی ہے۔ اس تعلق کی مزید توسیع سے نہ صرف برقی ذرائع ابلاغ بلکہ اردو کو بھی فائدہ ہونے کا قوی امکان ہے۔

کتابیات

۱۔صدیقی، کمال احمد، اردو۔ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں ترسیل وابلاغ کی زبان، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، ۱۹۸۸۔

۲۔اوستھی، جی سی، براڈ کاسٹنگ ان انڈیا۔

۳۔نقوشِ رفتہ (مضامین) رفعت سروش، مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، اشاعتِ اول ستمبر ۱۹۸۲۔

۴۔بمبئی کی بزم آرائیاں، رفعت سروش، نورنگ کتاب گھر، نئی دہلی، ۱۹۸۶۔

۵۔اور بستی نہیں یہ دلی ہے، رفعت سروش (خودنوشت) نورنگ کتاب گھر، ۲بی پاکٹ سی، سدھارتھا اکسٹنشن، نئی دہلی، ۱۹۹۲۔

۶۔دیوانِ غالب، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۹۳۔

۷۔ہاؤس فل، للت جوشی، اتیہاس بودھ پرکاشن الہ آباد، ۲۰۰۲۔

۸۔سنیمائی بھاشا اور ہندی سنوادوں کا وِسلیشن، ڈاکٹر کشورواسوانی، ہندی بک سنٹر، نئی دہلی، ۱۹۹۸۔

۹۔ٹیلی ویژن کی صحافت، شکیل حسن شمسی، آرکڈ گفٹ گیلری، تلسی تھیٹر، حضرت گنج، لکھنؤ، نومبر ۲۰۰۳۔

English Sources

1. Origin & Development of Mass Media in India-IGNOU-1997.

2. Lead us Into Temptation:The Triumph of American Materialism by Prof.James Tutchel

اخبار، رسائل وجرائد

۱. روزنامہ ٹائمس آف انڈیا

۲. روزنامہ ہندوستان ٹائمس

۳ہفت روزہ امپلا ئمنٹ نیوز

۴. روزنامہ فائینشیل اکسپریس

۵. روزنامہ راشٹریہ سہارا (ہندی) ہست چھیپ

۶۔ بھارتیہ فلم وارشیکی، مدھیہ پردیش فلم وکاس نگم، سنسکرتی بھون، بان گنگا، بھوپال، سنہ۱۹۹۲ ۔

۷۔ فلم فئر، جنوری ۹۴۔

۸۔ فلم فئر، جنوری ۹۵۔

۹۔ فلم فئر جنوری ۹۶۔

۱۰۔ فلم فئر جنوری ۹۷۔

۱۱۔ روزنامہ پائنیر

۱۲۔ فلم فئر جنوری ۹۸۔

۱۳۔ فلم فئر جنوری ۹۹۔

۱۴۔ فلم فئر جنوری ۲۰۰۰

۱۵۔ فلم فئر جنوری ۲۰۰۱

۱۶۔ راشٹریہ سہارا اردو روزنامہ

وی سی ڈی

۱. فلم۔ حاتم طائی Captain VCD

۲ New MP3 Songs Priety Lady Mix Audio CD

۳۔ فلم۔ لمحے Time VCD

۴۔ فلم۔ ساجن Bombino VCD

۵۔ فلم۔ Shemaroo VCD

۶۔ فلم۔ حنا Shemaroo VCD

۷۔ فلم۔ جو جیتا وہی سکندر Ultra VCD

۸۔ فلم۔ بیٹا Sheemaroo VCD

۹۔ فلم۔ رُدالی Eagle VCD

۱۰۔ فلم۔ دیوانا Ultra VCD

۱۱۔ فلم۔ دامنی Time VCD

۱۲۔ فلم۔ بیٹا Shemaroo VCD

۱۳۔ فلم۔ دیوانا Ultra VCD

۱۴۔ فلم۔ بازی گر Bombino VCD

۱۵۔ فلم۔ ڈر Bombino VCD

۱۶۔ فلم۔ کبھی ہاں کبھی ناں Shemaroo VCD-

۱۷۔ فلم۔ سر Eagle VCD-

۱۸۔ فلم۔ انجام Ultra VCD-

۱۹۔ ہم آپ کے ہیں کون Ultra VCD

۲۰۔ فلم۔ انداز اپنا اپنا Ultra VCD

۲۱۔ ۱۹۴۲۔ اے لو اسٹوری Eagle VCD

۲۲۔ فلم۔ کرانتی ویر Venus VCD

۲۳۔ فلم۔ دل والے دلہنیا لے جائیں گے Ultra VCD

۲۴۔ فلم۔ رنگیلا Shemaroo VCD

۲۵۔ فلم۔ کرن ارجن Time VCD

۲۶۔ فلم۔ بومبے Video Palace VCD

۲۷۔فلم۔بینڈٹ کوئن Video Palace VCD

۲۸۔فلم۔راجا ہندوستانی Video Palace VCD

۲۹۔فلم۔ماچس۔Liberty VCD

۳۰۔فلم۔دل تو پاگل ہے Ultra VCD

۳۱۔فلم۔یس بوس۔Eros VCD

۳۲۔فلم۔بوڈر۔Satyam VCD

۳۳۔فلم۔پردیس۔Shemaroo VCD

۳۴۔فلم۔وراثت۔Ultra VCD

۳۵۔فلم۔ستیہ۔Eros VCD

۳۶۔فلم۔کچھ کچھ ہوتا ہے Utra VCD

۳۷۔فلم۔زخم BiT VCD

۳۸۔فلم۔دل سے Venus VCD

۳۹۔فلم۔سرفروش Tips VCD

۴۰۔فلم۔شول Shemaroo VCD

۴۱۔فلم۔واستو Captain VCD

۴۲۔فلم۔ہم دل دے چکے صنم۔Shemaroo VCD

۴۳۔فلم۔تال Shemaroo VCD

۴۴۔فلم۔کہونا پیار ہے Ultra VCD

۴۵۔فلم۔فضا BiT Digital VCD

۴۶۔فلم۔محبتیں Ultra VCD

۴۷۔فلم۔آستو Shemaroo VCD

۴۸۔فلم۔تم بن Mega VCD

۴۹۔فلم۔جسم T Series VCD

۵۰۔Sadaf Digital VCD

۵۱۔فلم۔خاکی Bombino VCD

۵۲۔فلم۔پاپ Eagle VCD

۵۳۔فلم۔چاندنی بار BiT Digital Video CD

۵۴۔فلم۔دیوداس Eros Multimedia

۵۵۔فلم۔باغباں Shemaroo VCD

ریڈیو خبرنامے

AIR Rinobow Bulletin,Dt.30.10.2001,Time:11AM.۱

.AIR FM Gold Bulletins,Dt.10/20/22.04.2003,Time :-8AM,2.30,8.30,8.45PM.Bulletins.۲

AIR FM Gold Bulletin,Dt.10/04/2003,Time:-7.30AM. ۳

AIR FM GOLD,07.30AM bulletin,dt-10.04.2003.۴

.AIR FM GOLD,2.30PM Bulletin,Dt.10/04/2003.۵

ایف ایم ریڈیو اسٹیشن

۱. ریڈیو مرچی ایف ایم 98.3

۲. ریڈیو سٹی ایف ایم 91

۳. ریڈ ایف ایم 93.5

۴. اے آئی آر ایف ایم رینبو 102.06FM

۵. اے آئی آر ایف ایم گولڈ 106.4FM

ریڈیو پروگرام

۱۔ پروگرام۔آداب، پیشکش۔مہناز انور، FM Rainbow102.06 FM

۲. پروگرام۔لوگورو۔Radio City 91FM

ٹیلی ویژن خبر نامے اور اشتہارات

۱. آج تک

۲. زی نیوز

۳. ڈی ڈی نیوز

۴. سہارا سمے

۵. سہارا منورنجن

۶. سیٹ میکس

۷. این ڈی ٹی وی

۸. زی ٹی وی

۹. ایم ٹی وی

۱۰. زی سنیما

۱۱. ڈی ڈی نیوز

Jawaharlal Nehru University
Library